HINDU PILGRIMAGE

تیرتھ

مِن تصنیف

پروفیسر - بی - بی - رائے صاحب

مدرسہ علم الٰہی - سہارنپور

جسکو

کرسچن لٹریچر سوسائٹی پنجاب نے

شائع کیا

اور

مشن پریس الہ آباد مین چھپا

سنہ ۱۹۱۷ء

دفعہ دوم جلد ۲۰۰۰ قیمت ار

C. L. S. (PUNJAB BRANCH) LODIANA. Price 6 Pic

مصنف کی ذیل کی کتابیں لودھیانہ بُک سٹور سے مل سکتی ہیں

۱- رشیوں کا آبائی وطن ۲/

۲- ویدک شائستگی بحروف اُردو ۸/

۳- ویدک تصنیفات ۱۰/

۴- ویدوں کی اصل ۱۰/

۵- ذات وچار ۲/

۶- وشنو کے دس اوتار ۲/-

۷- تیرتھ ... ... ۶ پائی

۸- اہلِ ہنود کے تیوہار ... ... ۶ پائی

۹- سمپردائے ... ... ۸/ مجلد ۱۰/

۱۰- معجزہ ... ... ۳ پائی

۱۱- مسیحی مذہب کی صداقت جو مسیح کی زندگی سے ظاہر ہوتی ہے ... ... ۳ پائی

۱۲- شادی ۱/

تیرتھ

غرض برہما برہم لوک میں وشنو ویکنٹھ میں شو کیلاش میں اور باقی دیوتے باقی دیولوکوں میں معہ اپنی شکتیوں کے سکونت کرتے ہیں۔ لہذا انکا درشن ملنا فانی انسان کے لئے دشوار ہی۔ ایسے معبودوں کا ہونا اور نہ ہونا ایکساں ہی۔ سو جب تک یہ نرلوک میں تشریف نہ لاویں تب تک اُن کے پرستاروں کو کچھ فائدہ نہیں ہی۔ لہذا (۱) مورتی پوجا قائم کی گئی جس کے وسیلے سے گھر گھر دیوتا براجمان ہوتے ہیں (۲) تیرتھ قائم کئے گئے جہاں خصوصیت کے ساتھ اُن دیوتاؤں کا درشن حاصل ہو سکتا ہی۔ لفظ تیرتھ سنسکرت مصدر تری तृ سے نکلا ہی جسکے معنی جانیکے ہیں۔ یعنی تیرتھ وہ جگہ ہی جہاں جانے سے پاپ سے مکتی حاصل ہوتی ہی۔

خاصیت ا۔ عنقریب ہر تیرتھ کسی نہ کسی دریا تالاب یا کنڈ کے کنارے پر قائم ہی۔ جاتری لوگ تیرتھ کے پانی میں اشنان کرکے اپنے اپنے پاپ دھوتے ہیں۔ بعض اوقات تیرتھ کا پاک پانی ڈبیا میں بند کرکے لے جاتے ہیں تا کہ کسی دوسرے تیرتھ میں جاکر وہاں کے دیوتا پر چڑھا دیں یا گھر میں لیجاکر خانگی تیوہارات کے لئے رکھ چھوڑیں۔ یوں اکثر ہردوار۔ گنگوتری وغیرہ سے لوگ جو گنگا کا پانی لیجاتے ہیں اُسکو اکثر جگنا تھ۔ جگنا تھ یا رامیشور میں لے جاکر وہاں کے دیوتوں پر چڑھاتے ہیں اور پھر گنگا کا پانی اہل ہنود کے عنقریب ہر طبقہ میں

ہوتا ہے جو کسی کو پاک کرنے کے لئے اُس کے سر پر چھڑکا جاتا ہے +

۲- تیرتھ میں بہت سے مندر ہوتے ہیں۔ نہ صرف اُسی دیوتا کا مندر جس کے نام سے وہ تیرتھ مشہور ہے بلکہ اور دیوتاؤں کے مندر بھی۔ جاتری لوگ ان مندروں میں جا کر دیوتا کی مورت کا درشن کرتے اور ہر مندر کے چوگرد چکر لگاتے ہیں جسے پرکرمیہ کرنا کہتے ہیں۔ ہر مندر میں کچھ نہ کچھ ضرور چڑھانا پڑتا ہے۔ بعض اوقات جب یوں کسی جاتری کا تمام روپیہ صرف ہو جاتا اور دیوتا کو چڑھانے کے لئے کافی مقدور نہ رکھتا تو دیوتا کے نام پر تمسک لکھ کر دینا پڑتا ہے۔ بڑے بڑے تیرتھوں کے پانڈے یا گماشتے یوں ہر سال ججمانوں سے روپیہ وصول کرنے کے لئے مختلف ممالک میں پھرتے رہتے ہیں +

۳- تیرتھ میں بیشمار برہمن ہوتے ہیں جو پانڈے کہلاتے ہیں۔ پانڈے لوگ اکثر مورکھ ہوتے سُلفہ بھنگ وغیرہ پیتے اور نہایت ناشایستہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ جیسے کسی مُردار پر کوّے چیل گرتے ہیں اُسی طرح تیرتھ کے پانڈے جاتریوں پر لوٹتے ہیں۔ جاتری ریل سے اُترنے بھی نہیں پاتے جب تیرتھ کے پانڈے آکر اُن کو گھیر لیتے ہیں۔ جیسے یہ پانڈے ویسے ہی اُنکی پنڈتانیاں بھی ہوتی ہیں۔ سُلفہ وغیرہ پینے اور بدچلنی کے باعث پانڈے لوگ بکثرت جوانی میں مرجاتے ہیں اور یوں بیشمار بیوائیں رہجاتی ہیں۔ ان جوان بیواؤں سے تیرتھوں میں کون سے پاپ نہیں ہوتے ؟ نہ صرف بیوائیں بلکہ شادی والی عورتیں بھی تیرتھوں میں بہت کچھ گل کھلاتی ہیں۔ پنڈت جی سُلفہ بھنگ پی پی کر مست ہو رہے ہیں اُدھر پنڈتانی جو دل میں ہوس کرتی ہیں۔ اُدھر

جاتریوں میں بھی زیادہ شمار عورتوں کا ہوتا ہے پھر ان عورتوں میں زیادہ تر بیوائیں ہوتی ہیں۔ سو یہ بھی تیرتھوں میں آکر کچھ باقی نہیں چھوڑتیں۔ اپنے اپنے دیش میں اُن کو کسی قدر پردے کی آڑ میں رہنا پڑتا ہے۔ پر تیرتھوں میں تو اُن کو کامل آزادی ملتی ہے۔ لہذا یہاں آکر جو چاہیں سو کریں۔ لوگ تیرتھوں میں پاپ دھونے کو آتے ہیں پر معلوم نہیں کہ تیرتھوں کا پاپ کہاں دھویا جائے گا +

۴۔ تیرتھوں میں بیشمار بندر ہوتے ہیں۔ یہ تو اہل ہنود کے زندہ دیوتے ہیں۔ اُن کو مارنے کا حکم نہیں۔ تیرتھوں میں جاتری لوگ نہ صرف پانڈوں سے لوٹے جاتے بلکہ ان بندروں سے بھی ستائے جاتے ہیں۔ ذرا بے خبر ہو تو تمہاری گٹھری غائب ہے یوں بندر جاتریوں کے کپڑے وغیرہ چھڑا کر کسی دیوار یا درخت پر بیٹھ جاتے اور جب تک پیسے کے چنے نہ ملیں تب تک نہیں دیتے ہیں۔ بعض اوقات جاتری لوگ کھانے بیٹھتے ہیں بندر جھپٹے مار تمام کھانے کی چیزیں اوڑا لے جاتے ہیں۔ اس لئے بعض تیرتھوں میں ایک ہاتھ میں ڈنڈا لیکر دوسرے ہاتھ سے روٹی کھانی پڑتی ہے +

۵۔ تیرتھوں میں بہت فقیر ہوتے ہیں۔ بعض تیرتھوں میں اُن کا شمار ہزاروں ہوتا ہے۔ ان فقیروں کی رہائش اور پرورش کے لئے خاطر خواہ انتظام ہے۔ بڑے بڑے راجہ اور سیٹھ ساہوکاروں نے فقیروں کی رہائش کے لئے بڑے بڑے دھرم شالا بنا رکھے ہیں۔ علاوہ ان کے عنقریب ہر مندر کے ساتھ بھی بہت سے دھرم شالا ہوتے ہیں۔ جگہ بجگہ سدا برت اور ستر ہوتے ہیں۔ سدا برت میں ہر روز آٹا۔ دال۔ گھی۔ گڑ وغیرہ بانٹا جاتا ہے اور ستر میں پکی پکائی روٹی دال

کھلائی جاتی ہے۔ بعض فقیر سدابرت کو اور بعض ستر کو پسند کرتے ہیں۔ سدابرت
والے زیادہ نفع میں رہتے ہیں کیونکہ مختلف سدابرتوں سے مانگ لانے سے
بہت سا خشک آٹا جمع ہو جاتا ہے جس میں سے کچھ وہ پکوا کر کھاتے اور باقی
یا اور صورتوں میں خرچ کرتے ہیں۔ ستر والے تو صرف وہاں بیٹھکر روٹی کھاتے ہیں
اور وہ بھی اکثر دن بھر میں فقط ایک ہی وقت۔ سو ان فقیروں میں خود انکاری
زیادہ پائی جاتی ہے علاوہ ان سدابرت اور ستر کے فقیروں کی پرورش کا اور بھی
بہت انتظام ہے اکثر جاتری لوگ بھی انکی مدد کرتے ہیں بعض فقیر گھر گھر بھی مانگتے پھرتے
ہیں بعض فقیر چٹکی یعنی خشک آٹا وغیرہ کی عوض پکا پکایا کھانا مانگتے ہیں جسے
مدھوکری کہتے ہیں۔ چٹکی مانگنے اور مدھوکری مانگنے کی بولی میں فرق ہے اور
گھر والے کو معلوم ہو جاتا ہے کہ باباجی کیا مانگتے ہیں چٹکی مانگنے والوں کی بولی
ہوتی ہے۔ مثلاً سیتارام رادھاکرشن۔ بھجلے رام۔ الکھ وغیرہ۔ مدھوکری مانگنے والوں کی
بولی اکثر ایک ہی سننے میں آتی ہے اور وہ نارائن ہری ہے۔ فقیروں میں بعض اچھے لوگ
ہوتے ہیں پر زیادہ تر فقیر سلفہ باز اور طرح طرح کی بداخلاقی میں مبتلا پائے جاتے ہیں

۶۔ فقیروں کے علاوہ تیرتھوں میں ودیارتھی ہوتے ہیں خاص خاص تیرتھ
خاص علم کے لئے مشہور ہوتے ہیں ان علموں کو سیکھنے کے لئے مختلف ممالک سے
براہمنوں کے لڑکے ان تیرتھوں میں اکٹھے ہوتے ہیں ان لڑکوں اور نوجوانوں کو
اکثر بڑی بڑی مصیبتیں اٹھانی پڑتی ہیں بعض ان میں سے پہلے ہی فقیری کو اختیار
کرتے اور بعض پڑھنے کے بعد فقیر بن جاتے اور بعض گھرباری رہتے ہیں۔ ان ودیارتھیوں
یا طالب علموں کی پرورش اکثر ستر یا سدابرت سے ہوتی ہے انکے گرو بھی اکثر معمولی طور پر رہتے
ہیں ان میں سے بعض فقیر اور بعض گھربار والے پنڈت ہوتے ہیں ان کی پرورش کے لئے دو

لوگ ان کو وظیفہ دیتے یا کریہ کرم میں انکو بدائی دیتے ہیں یہ بہت سادہ لوگ ہوتے ہیں
پر بحث مباحثہ کے وقت اپنے کو قابو میں رکھنا نہیں جانتے بہت شور وغل مچاتے اور
راستی سے ہو یا ناراستی سے ہو دلیلوں سے دشمنوں پر فتحیابی حاصل کرنے کی کوشش
کرتے ہیں زمانہ حال میں ان سادہ پنڈتوں کی جگہ پر ایک قسم کے انگریزی طرز تعلیم والے
پنڈتوں کا عروج ہو رہا ہے یہ سوامی یا پنڈت اب مسیحی خادمان دین کی طرح جگہ جگہ
درس دیتے اور انگریزی تعلیم کی روشنی سے ہندو دھرم کی نئی تشریح کرتے ہیں۔ یہ
نئے پنڈت علم میں قدیم پنڈتوں سے تو کہیں گھٹیا ہوتے ہیں پر انکا غرور۔ فخر اور
بڑی بولی کا تو انتہا نہیں ان میں برہمنوں کے علاوہ اور ذات کے بھی پنڈت ہوتے
ہیں اور بعض یونیورسٹی کے تعلیم یافتہ بھی پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض انگلستان
امریکہ وغیرہ ملکوں میں بھی تشریف لیجاتے ہیں ❊

۷- بعض تیرتھوں میں کنواریاں ہوتی ہیں اور جو دیو داسی کہلاتی ہیں اور خاص
خاص دیوتے کے مندر کے متعلق سمجھی جاتی ہیں کہتے ہیں کہ یہ کنواریاں ان دیوتاؤں
کے ساتھ بیاہی جاتی ہیں پر حقیقت میں وہ نہایت بری زندگی بسر کرتی ہیں اور وہ
دیوتاؤں کے مندر میں بطور کسبیوں کے رہتی ہیں شمالی ہندوستان کی نسبت دکھن میں
اس قسم کی کنواریاں زیادہ نظر آتی ہیں۔ اب ہم ذیل میں اہل ہنود کے چند مشہور
تیرتھوں کا مختصر بیان کرتے ہیں یہ مقدس سب کے سب تری مورتی کے تینوں دیوتا
یا ان کی شکتی یا خاندان یا اوتار سے تعلق رکھتے ہیں ❊

سپت پوری

یعنی سات شہر۔ ۱- اجودھیا- ۲- متھرا- ۳- مایا (ہردوار) ۴- کاشی
۵- کانچی- ۶- اونتی- ۷- دوارکا- ان سات شہروں کو سات
مکتی دینے والی پوری کہتے ہیں ❊

۱- اجودھیا وشنو کے رام اوتار سے نسبت رکھتا ہے سرجو کے دہنے کنارے پر واقع ہے۔ یہاں بہت مندر ہیں +

۲- متھرا کرشن اوتار سے نسبت رکھتا ہے۔ جمنا کے مغربی کنارے پر واقع ہے۔ اس کے آس پاس کے ۸۴ کوس زمین کو برج منڈل کہتے ہیں جہاں کرشن جی نے بیشمار لیلا دکھلائیں۔ برج منڈل کی تین جگہ مشہور ہیں متھرا۔ گوکل اور برندابن (کرشن کی لیلا کا بیان پڑھو مصنف کی کتاب وشنو کے دس اوتار میں)

متھرا بہت قدیم شہر ہے بدھ مذہب کی ترقی کے ایام میں یہاں پر بیشمار بدھ بہار موجود تھے۔ ہندوؤں نے بھی یہاں پر بہت مندر بنائے۔ محمدیوں نے بار بار اس شہر پر حملہ کیا اور یہاں کے مندر اور مورتیں پھوڑ ڈالیں۔ موجودہ متھرا میں اب بھی بہت سے مندر ہیں یہاں کے بندر نہایت مشہور ہیں تمام رستے بندروں سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں یہاں کے برہمن جو چوبے دوبے وغیرہ لقبوں سے ملقب ہیں پیٹو پن اور بھنگ پینے میں ماہر ہیں +

گوکل جمنا کے مشرقی کنارے پر متھرا سے چھ میل نیچے کی طرف واقع ہے یہاں مہابن نام جگہ پر نند گوالے کا محل اور کرشن کا جھولا وغیرہ اب بھی دکھائے جاتے ہیں اور جاتری لوگ یہاں پر مکھن چور بال گوپال (یعنی کرشن کی طفلی مورت) کا درشن کرتے ہیں +

برندابن متھرا سے چھ میل اوپر کی طرف واقع ہے۔ ویشنو لوگ اس کو تو زمین پر پاک ترین جگہ تصور کرتے ہیں کیونکہ اسی مقام پر کرشن نے گوپیوں کے ساتھ مختلف لیلائیں دکھائیں۔ یہاں پر بھی بیشمار مندر ہیں جن میں سے راجہ مان سنگھ کا تعمیر ہوا گووند دیو کا مندر نہایت خوبصورت ہے۔ یہاں کے گووند ناتھ جنگل گشت و درمن

کے مندر بھی بہت مشہور ہیں جہاں کرشن نے گوپیوں کے کپڑے چرائے تھے وہاں متھرا کے سیٹھوں نے ایک بڑا عالیشان مندر بنا دیا۔ جس حال کہ برندابن کرشن جی کی لیلا کی جگہ ہے اب بھی وہاں کے گوشائیں لوگ جو اپنے تئیں کرشن کے قائم مقام سمجھتے ہیں بہتیری لیلائیں کرتے ہیں۔ کتنی ہی بنگال کی نوجوان بیوائیں برندابن میں دھرم کمانے کے لئے آ کر ان گوسائیوں کے جال میں پھنسکر دھرم سے بے دھرم ہو گئی ہیں +

۳۔ مایہ یا ہردوار

گنگا کی دہنی طرف واقع ہے یہاں پر گنگا پہاڑ سے نکل کر میدان میں آ پہنچتی ہے۔ ہردوار کا قدرتی نظارہ بہت خوشنا ہے۔ ویشنو لوگ اس جگہ کو ہری دوار اور شیو لوگ ہردوار کہتے ہیں ہری دوار یا ہردوار کے نہانے کی گھاٹ کے پاس ایک مندر ہے جس کو گیا دوارہ کہتے ہیں اور جس میں وشنو کے پاؤں کے نشان کھودے ہوئے ہیں۔ ہردوار میں ہمیشہ نہانے کے لئے لوگ آتے رہتے ہیں خصوصاً ہولی کے بعد بارونی کے موقع پر اور بیساکھ کے مہینے میں جاتریوں کا شمار بہت بڑھ جاتا ہے۔ جب سورج گرہن ہوتا ہے۔ تب تو اور بھی زیادہ لوگ آتے ہیں۔ ہر ۱۲ برس کے بعد یہاں ایک میلا ہوتا ہے جس کو کنبھ کا میلا کہتے ہیں اس موقع پر یہاں اس قدر بھیڑ ہوتی ہے کہ نہانے کے لئے لوگوں کو جگہ نہیں ملتی اور نہاتے وقت دھکم دھکا سے بہت لوگ مر جاتے ہیں۔ پہلے زمانہ میں اس نہانے کے معاملہ میں ویشنوں اور ناگاؤں میں بڑی لڑائی اور خونریزی ہوتی تھی۔ اب انگریزوں کے انتظام سے ایسا نہیں ہونے پاتا ہے۔ جاتری لوگ ہردوار کی گنگا میں اکثر اپنے باپ داداؤں کی ہڈیاں ڈالتے ہیں۔ ہردوار سے لیکر بدری ناتھ تک تمام پہاڑ کو اُترا کھنڈ کہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہاں دیو لوگ بستے ہیں +

۴- کاشی

اہلِ ہنود کا سب سے بڑا اور مشہور تیرتھ کاشی ہے۔ کاشی کا مفصل بیان تو در کنار مختصر بیان کرنے کی بھی ہم کو گنجایش نہیں ہے۔ کاشی گنگا کے شمالی کنارے پر واقع ہے اور اُس کی شکل کسی قدر آدھے چاند کی طرح معلوم ہوتی ہے کاشی کے دونوں طرف دو چھوٹی چھوٹی ندیاں ہیں۔ ایک کا نام برنا دوسرے کا نام اسی۔ ان دونوں ندیوں کے نام سے اہلِ ہنود کاشی کو برانسی کہتے تھے۔ اسی برانسی لفظ کو بگاڑ کر انگریز اب اس شہر کو بنارس کہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ کاشی شِو کے ترشول پر بنا ہوا ہے اس لئے زلزلہ یا طوفان سے اس شہر کو نقصان نہیں پہنچ سکتا ہے۔ کہتے ہیں کہ کاشی پہلے سونے کا بنا ہوا تھا پر بسبب کل جگ کی آمد کے اب وہ مٹی سے تبدیل ہو گیا۔ کاشی کے چوگرد پانچ کوس تک زمین پاک تصور کی جاتی ہے اور کہتے ہیں کہ کیسا ہی پاپی کیوں نہ ہو جو کوئی پنچ کوسی کے اندر مرتا ہے وہ فوراً سورگ میں چلا جاتا ہے کاشی کے مہاتم کے بارے میں کہتے ہیں کہ شِو نے جب برہما کا پانچواں سر کاٹ ڈالا تو اُس کا بڑا پاپ ہوا اور برہما کا سر اُس کے ہاتھ میں پھنس گیا۔ شِو اس پاپ سے چھٹکارا پانے کے لئے تمام تیرتھوں میں نہایا پر برہما کا سر اُس کے ہاتھ سے نہ چھوٹا آخر جب کاشی میں نہانے سے اُس کے ہاتھ سے سر گر پڑا تب سے کاشی کا یہ مہاتم ظاہر ہوا کہ جو کوئی کاشی میں نہاتا ہے اُس کا تمام پاپ مٹ جاتا ہے۔ کاشی میں بہت سے گھاٹ ہیں جہاں پر جاتری لوگ اشنان کرتے ہیں ان گھاٹوں میں پانچ گھاٹ زیادہ مشہور ہیں۔ ۱- اسی سنگم گھاٹ۔ یہاں پر اسی نام ندی گنگا میں آکر ملتی ہے ۲- دشاشوامیدھ گھاٹ۔ اس گھاٹ کی نسبت بیان ہے کہ دیوداس نام کاشی کے ایک راجہ نے شِو کو معہ اور دیوتاؤں کے کاشی سے نکال دیا تھا۔ چونکہ کاشی شِو کا اپنا شہر تھا شِو کاشی کا حال چال دریافت کرنے کے لئے نہایت فکر مند ہوا پھر جتنوں کو

کاشی کی خبر لینے کو بھیجا تھا سب کے سب کاشی کی خوبصورتی دیکھکر وہاں ہی رہ گئے اور شِو کے پاس واپس نہ آئے آخرکار برہما بھیجا گیا برہمانے گنگا کے کنارے پر دس اشومیدھ جگ کئے جس سے اس گھاٹ کا نام دشاشومیدھ گھاٹ ہوا کہتے ہیں کہ برہما بھی وہاں رہ گیا تاوقتیکہ شِو خود نہ آیا۔ ۳۔ منی کرنیکا گھاٹ۔ کاشی میں یہ گھاٹ سب سے زیادہ پاک سمجھا جاتا ہے اس گھاٹ کے پاس کاشی کے مُردے پھونکے جاتے ہیں اِس گھاٹ کے اوپر ایک کنڈ ہے جس کو منی کرنیکا کنڈ کہتے ہیں۔ اس کی نسبت نقل ہے کہ وشنو نے اپنے چکر سے اس کنڈ کو کھودا اور پانی کے عوض اپنے پسینے سے اُسے بھرا اور اُس کے کنارے پر بیٹھ کر تپسیہ کرنے لگا اتنے میں شِو وہاں آپہنچا اور کنڈ دیکھا بہت خوش ہوا اور وشنو کی بڑی تعریف کی شِو نے وشنو سے کہا کہ تو جو بر مانگے گا سو ہی میں تجھے دونگا وشنو نے کہا کہ تو مجھے یہ بر دے کہ تو ہمیشہ میرے ساتھ رہے شِو نے وشنو کی یہ تمنا سنکر جیوں خوشی سے اپنا بدن ہلایا تیوں اُسکے کان سے ایک منی نکلکر اُس کنڈ میں گر پڑا لہذا اس کنڈ کا نام منی کرنیکا ہوا اور نہایت پاک تصور کیا گیا ہمیشہ پھول پتی وغیرہ ڈالنے سے اُس کنڈ کا پانی بہت ہی سڑا ہوا رہتا ہے پر یاتری لوگ تو بھی اس سڑے ہوئے پانی کو پیکر پن کماتے ہیں ۴۔ پنچ گنگا گھاٹ۔ کہتے ہیں کہ یہاں پر زمین کے نیچے نیچے آکر پانچ پاک ندیاں اکٹھی مل گئی ہیں حقیقت میں یہاں زمین کے نیچے کوئی ندی موجود نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ ناد بیدی صورت میں ہوکر دیوتے اس گھاٹ میں آکر اشنان کرتے ہیں ۵۔ تری لوچن گھاٹ۔ یہاں نہانے سے پن ہوتا ہے ۞

کاشی میں قریباً دو ہزار مندر ہیں۔ مورتوں کا تو یہاں شمار ہی نہیں ہو سکتا کہ کسی زمانہ میں یہاں بدھ مذہب کا زور تھا۔ اور زمانہ حال میں بہت سی بودھ

مورتیں زمین کے نیچے سے ملی ہیں محمدیوں نے کاشی کے ہندو مندر اور دیوتاؤں پر
سخت حملہ کیا۔ اور بہت سے مندروں کو توڑ کر مسجدیں بنائیں۔ بعض دیوتاؤں کو
بھی توڑ ڈالا اور بدشکل کر ڈالے بعض دیوتاؤں کو بچانے کے لئے برہمنوں نے انہیں
کنوئیں میں ڈال دیا۔ اسی طریق سے کاشی کا سب سے بڑا دیوتا بشویشور یعنی مالک
جہان۔ ایک کنوئیں میں چھپ کر محمدیوں کے ہاتھ سے بچ نکلا تھا۔ خیر زمانہ حال میں
کاشی کے ذیل کے مندر بہت مشہور ہیں +

بشویشور۔ کاشی کا سب سے مشہور مندر یہی ہے۔ بشویشور شو کا ایک لقب ہے۔
جس حال کہ محض لنگ اور جونی کی علامت سے شو کی پرستش ہوتی ہے۔ سو بشویشور
اور کاشی کے تمام شو محض لنگ ہیں۔ جو جونی کے ساتھ جفت ہے۔ بشویشور کا موجودہ
مندر اندور کی مہارانی اہلیہ بائی کی طرف سے بنایا گیا ہے۔ اور اُس کا اوپر کا حصہ
رنجیت سنگھ نے سونے سے مڑھوا دیا ہے۔ بشویشور دیوتا کاشی کا حاکم یا بادشاہ ہے۔ بھیرو ناتھ
نام اوسکا ایک کوتوال ہے جو بشویشور کے مندر سے میل بھر فاصلہ پر شہر کی اوتر کی طرف
ایک دوسرے مندر میں رہتا ہے۔ بھیرو ناتھ کے ہاتھ میں ایک ڈنڈا ہے اور کتا اُسکی سواری
ہے۔ کوتوال جی اس کتے پر سوار ہو کر بشویشور کے لئے تمام شہر کی نگہبانی کرتے ہیں لیکن
افسوس یہ ہے کہ ایسے کوتوال کی موجودگی میں بھی کاشی میں ہمیشہ خون۔ چوری۔ بدمعاشی
وغیرہ بڑے بڑے جرم ہوتے رہتے ہیں بشویشور کے مندر کے پاس گیان باپی یا گیان کوپ
(یعنی معرفت کا کنواں) نام ایک کنواں ہے اس کی نسبت کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ
بارہ برس تک کاشی میں مطلق بارش نہ ہوئی جس کے باعث وہاں کے لوگ سخت
تنگی میں مبتلا ہوئے۔ لوگوں کا یہ حال دیکھ کر ایک رشی نے شو کے ترشول سے زمین
کو چھیدا۔ اور فوراً ایک چشمہ جاری ہو گیا۔ شو نے نہایت خوش ہو کر اُس چشمہ میں ہمیشہ

سکونت کرنا منظور کیا۔ اور یوں اُس چشمہ کا پانی پاک ہوگیا۔ محمدیوں کے ہاتھ سے بچانے کے لئے برہمنوں نے بشویشور دیوتا کو اسی گیان باپی میں ڈال دیا تھا۔ پھول پتے وغیرہ کے سڑنے سے اس کا پانی بھی بہت ہی گندہ رہتا ہے۔ پر تو بھی جاتری لوگ اس گیان کا پانی پئے بغیر اپنے گیان کو کامل نہیں سمجھتے ہیں +

انّ پورنا۔ یعنی روٹی سے پُر۔ یہ شِو کی شکتی کا ایک لقب ہے۔ یعنی دیوی اپنے پرستاروں کو کھلاتی ہے۔ اس مندر کے دروازے پر بیشمار بھیک مانگنے والے بیٹھے رہتے ہیں۔ دیوی سے روٹی ملے اور نہ ملے جاتری لوگ اُن کو بہت کچھ دیتے ہیں +

بردّہ کال۔ کہتے ہیں کہ یہ مندر ست جگ میں ایک راجہ کی طرف سے بنا تھا۔ جو بسبب ضعیفی کے سخت بیمار ہوگیا تھا۔ اُس نے شِو کی پرستش کی۔ شِو کے بر سے اُس کی تمام بیماری اور ضعیفی جاتی رہی اور وہ دوبارہ از سرِ نَو جوان بن گیا۔ راجہ نے اس بات کی شکرگذاری میں شِو کی خاطر یہ مندر بنوا دیا۔ کہتے ہیں کہ جو کوئی اس مندر میں پوجا چڑھاتے ہیں اُسکو بیماری سے شفا اور عمر کی درازی حاصل ہوتی ہے +

دُرگا۔ یہ مندر بنگال کی مشہور رانی بھوانی کی طرف سے بنا ہے۔ یہاں پر دُرگا دیوی کے واسطے بیشمار بکرے بلدان کئے جاتے ہیں۔ یہاں پر بندروں کا شمار نہایت زیادہ ہے۔ اس لئے اکثر انگریز لوگ اس کو منکی ٹیمپل یعنی بندریا مندر کہتے ہیں اس مندر کے پاس ایک کُنڈ ہے جس کو دُرگا کنڈ کہتے ہیں +

گنیش۔ سنی کرنیکا گھاٹ کے اوپر یہ مندر واقع ہے +

گوپال۔ بھیرو ناتھ کے مندر کے قریب واقع ہے۔ یہاں پر کرشن کی دو سونے کی مورتیں ہیں +

کال کُوپ۔ یعنی موت کا کنواں۔ اس کے مندر کی چھت میں ایک سوراخ ہے۔

جس میں سے دوپہر کے وقت دھوپ اُس کے پانی پر پڑتی ہے۔ کہتے ہیں کہ اسوقت اگر کسی شخص کو اس کنوئیں کے پانی میں اپنا چہرہ نظر نہیں آتا ہے تو وہ چھ مہینے کے اندر مر جائیگا۔ لیکن برہمنوں کو کچھ دان پُن کرکے بلا ٹل جائیگی اور مہاکال اُس کو بچا لے گا۔

کامیشور۔ یہاں پرستش کرنے سے ہر تمنا پوری ہوتی ہے۔

کدارناتھ۔ بنگالی ٹولہ کے قریب واقع ہے۔ اس مندر میں بنگالی لوگ بہت آتے ہیں۔

تِل بھانڈیشور۔ یہ بھی ایک شو لنگ ہے کہتے ہیں کہ یہ دیوتا ہر روز ایک تل بڑھتا ہے۔ لیکن یہ پتھر قدیم زمانے میں جو ۴½ فیٹ کے قریب اونچا تھا اب بھی اتنا ہی ہے ایک تل تو درکنار ایک بال بھی نہیں بڑھا۔

نو گرہیہ۔ یہاں پر ۹ سیاروں کی مورتیں ہیں۔

سنکٹ دیوی۔ کہتے ہیں کہ اس دیوی کی پوجا کرنے سے بانجھ عورت کے اولاد پیدا ہوتی ہے۔

سیتلا دیوی۔ اس کی پرستش سے چیچک کا ڈر جاتا رہتا ہے۔

شکریشور۔ یہ بھی ایک شو لنگ ہے۔ مرد کی قوت تناسل پر اُس کی حکومت ہے اور اس کی پرستش کرنے سے بال بچے پیدا ہوتے ہیں۔

تارکیشور۔ یہ بھی شو لنگ ہے۔ پانی میں ڈوبا رکھا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ دیوتا مرتے وقت کان میں ایسا ایک منتر پھونک دیتا ہے کہ جس سے فوراً سُرگ حاصل ہوتا ہے۔

چرن پدک۔ ایک پتھر پر پاؤں کے نشان کھودے ہوئے ہیں جنھیں وشنو کے پاؤں کے نشان بتاتے ہیں۔ اب کاشی کا بیان اتنا ہی کافی ہوگا۔ جہاں

زیادہ بُت پرستی ہوتی ہے وہاں اُسی قدر گناہ بھی زیادہ بہ زیادہ پایا جاتا ہے اسلئے کسی ہندو نے کہا کہ اگر کاشی میں اور جگہوں کا گناہ معاف ہوتا ہے تو کاشی کا گناہ کہاں معاف ہوگا +

۵-کانچی اس جگہ کو کانچی پرم یا کنجی ویرم بھی کہتے ہیں یہ شہر مدراس سے ۴۶ میل جنوب مغرب میں واقع ہے۔ کانچی کے ایک حصہ میں شیو کا اور دوسرے حصہ میں وشنو کا مندر ہے۔ شیو والے حصہ کو بڑا کانچی اور وشنو والے حصہ کو چھوٹا کانچی کہتے ہیں۔ یہاں پر بہت سے اور بھی مندر ہیں +

۶-اونتی یا اونتکا دوسرا نام اُجین جو راجہ بکرماجیت کا دارالخلافہ تھا۔ یہ شہر شپرہ ندی کے کنارہ پر واقع ہے۔ یہاں پر مہاکال نام شیو ہمیشہ براجمان ہیں۔ سو کہتے ہیں کہ جو کوئی یہاں پر مرتا ہے اُس کا فوراً موکش ہو جاتا ہے +

۷-دوارکا کرشن نے اس شہر کو قائم کیا تھا۔ وشنو کے دس اوتار نام رسالہ میں کرشن اوتار کے متعلق اس کا بیان پڑھ لو +

سپت پریاگ جہاں دو تین ندی مل جاتی ہیں اُس جگہ کو پریاگ کہتے ہیں سو ہندوستان میں پریاگ تو بہت ہیں لیکن اُن میں سے سات پریاگ خاص تیرتھ سمجھے جاتے ہیں۔ سات پریاگوں کے نام یہ ہیں:-

۱-بھٹ پریاگ- الہ آباد میں واقع ہے- یہاں گنگا- جمنا اور سرسوتی ملگئی ہیں

۲-دیو پریاگ- یہاں الک نندا اور بھاگیرتھی مل گئی ہیں۔

۳-رودر پریاگ- یہاں الک نندا اور مندا کنی مل گئی ہیں۔

۴-کرن پریاگ- یہاں الک نندا اور کرن گنگا مل گئی ہیں۔

۵۔ نند پریاگ۔ یہاں الک نندا اور نندا مل گئی ہیں +

۶۔ وشنو پریاگ۔ یہاں الک نندا اور وشنو گنگا مل گئی ہیں۔ دوسرے سے چھٹے تک پانچوں پریاگ ہمالایہ میں واقع ہیں اور بدری نرائن کے راستے میں آتے ہیں +

۷۔ دکھشن پریاگ۔ یہاں کرشنا اور بینا مل گئی ہیں۔ یہ پریاگ دکھن میں واقع ہے۔ پریاگوں میں اکثر جاتری لوگ سر منڈاتے اور اشنان کرتے ہیں۔ تربینی پریاگ یعنی الہ آباد میں ہر سال ماگھ کے مہینے میں ایک بڑا میلہ ہوتا ہے۔ پہاڑ کے پریاگوں میں اکثر وہی جاتری جاتے ہیں جو بدری نرائن کو جاتے ہیں +

سوتا اور موہانہ

مذکورہ بالا پریاگوں کے علاوہ چند ندیوں کے سوتے اور گنگا کے موہانے کو بھی تیرتھ سمجھتے ہیں مثلاً ۱۔ گنگوتری یہاں سے گنگا نکلتی ہے۔ ۲۔ جمنوتری۔ یہاں سے جمنا نکلتی ہے۔ ۳۔ امر کنٹک یہاں سے نربد نکلتی ہے۔ ۴۔ مہابلیشور۔ یہاں سے کرشنا اور بینا دو ندیاں نکلتی ہیں ۵۔ تاپتی مول۔ یہاں سے تاپتی ندی نکلتی ہے۔ ۶۔ گنگا ساگر یہ گنگا کا موہانہ ہے۔ بنگالی لوگ اس تیرتھ میں اکثر جاتے ہیں۔ پہلے زمانہ میں بنگالی عورتیں یہاں پر اپنے بچوں کو دریا میں ڈال دیتی تھیں۔ بت پرستی ماں کے دل کو بھی ایسا بے رحم بنا سکتی ہے +

چار دھام

جگن ناتھ۔ دوارکا۔ بدری ناتھ یا بدری نرائن اور رامیشور۔ ان چار جگہوں کو چار دھام کہتے ہیں۔ جگن ناتھ ہندوستان کے مشرق میں ہے۔ دوارکا مغرب میں۔ بدری ناتھ شمال میں اور رامیشور جنوب میں واقع ہیں سو جو ان چاروں دھاموں کا درشن کرتا ہے سو کل ہندوستان کا پرکرما کرتا ہے

یعنی چوگرد چکر لگاتا ہی۔ عام گھربار والوں کے لئے یہ امر محال ہی۔ پر اکثر فقیر لوگ چاروں دہاموں کا درشن کرتے ہیں۔ بعض فقیروں کے بدن پر ہم نے ان دہاموں کے لوہے سے دغے ہوئے نشان دیکھے ہیں۔ ذیل میں ان دہاموں کا مختصر بیان کرینگے۔

۱۔ جگن ناتھ یعنے جگت کا مالک۔ اس دیوتے کے شہر کو پوری کہتے ہیں اسکو پرشوتم کشیتر یا سری کشیتر بھی کہتے ہیں۔ پوری اڑلیسہ میں سمندر کے کنارے پر واقع ہی اڑلیسہ کا قدیم نام اَودر دیش اور اوتکل تھے۔ بسبب اس ملک میں جگن ناتھ کے مندر ہونے کے یہ کل سرزمین پُن بھومی یعنی پاک زمین تصور کیجاتی ہی۔ جگن ناتھ کے مہاتم کی نسبت سکند پوران کے اوتکل کھنڈ میں لکھا ہی کہ ایک مرتبہ برہما نے نرائن یعنی وشنو سے جاکر سوال کیا کہ جیو کی مکتی کا کیا انتظام ہی؟ نارائن نے اُسکے جواب میں کہا کہ سمندر کے اُتر کے کنارے پر اور مہاندی کے دکھن میں میری پیاری پوری ہی۔ جگت کے تمام تیرتھوں کا پُن اکٹھا اس جگہ پر حاصل ہو سکتا ہی۔ سمندر کے کنارے پر جو نیل پربت ہی اس میں کلپ برکش کے پچھم کی طرف روہینی کنڈ نامے ایک کنڈ ہی۔ اس کے کنارے پر لوگ اپنی جسمانی آنکھوں سے مجھے دیکھ سکتے ہیں اور اس کنڈ کے پانی میں اپنے پاپوں کو دھو کر میرے سوروپ کو حاصل کر سکتے ہیں۔ وشنو کی یہ بات سُنکر اُس حقیقت دریافت کرنے کے لئے برہما زمین پر اُتر آیا اور اُس نے دیکھا کہ ایک کوّا روہینی کنڈ کے پانی پینے سے بالکل وشنو سروپ بن گیا ہی ؎

پرشوتم مہاتم نام کتاب میں لکھا ہی کہ پہلے نیل پربت کے چاروں طرف محض جنگل تھا۔ روہینی کنڈ کے کنارے پر وشنو کی نیلم پتھر کی ایک مورت تھی ست جُگ میں ایک شخص یہاں پر تیرتھ کرنے کو آیا اور اُس نے جاکر اونتی کے

راجہ اندر دیومنہ کو اس مورت کی خبر دی۔ راجہ اس مشہور مورت کو پوجنے کے لئے
اپنے اہل دربار اونتی سے چلکر اڑیسہ میں آیا۔ پر راجہ جب پوری میں پہنچا تو سنا کہ وہ
مورت سمندر کی ریت میں دھس گئی ہے۔ سو وہ نہایت مایوس ہوا۔ اسنے یہ
اُس کو آگاہی ملی کہ اگر وہ ایک ہزار اشوامیدھ کرے تو اسکو ایسی مورتیں قائم
کرنے کا اختیار حاصل ہوگا جن کا مہاتم وشنو کی اس مورت کے مہاتم سے کچھ کم نہ ہوگا
راجہ نے ایک ہزار اشوامیدھ کئے اور جب یہ جگ ختم ہوئے تو دیکھا کہ ایک نیم کی
لکڑی سمندر میں بہکر آرہی ہے جس پر سنکھ۔ چکر۔ گدا اور پدم کے نشان ہیں۔ راجہ
خوشی سے اُس لکڑی کو اُٹھا لایا اور ہوشیار بڑھیوں کو بلاکر حکم دیا کہ ایک مورت
گڑھیں۔ بڑھیوں نے اپنے تیز سے تیز اوزار چلائے پر اُس لکڑی میں نشان تک
نہ پڑا۔ یہ دیکھ کر راجہ نہایت دلگیر ہوا۔ اتنے میں ایک ضعیف بڑھئی جس کے پاؤں
فیلپا کی بیماری سے سوجے ہوئے تھے لنگڑاتے لنگڑاتے راجہ کے حضور آکھڑا ہوا
اور کہنے لگا کہ اگر مہاراج کی آگیا ہو تو میں اپنے اوزار اس لکڑی پر آزماؤں۔
بڈھے کی باتوں سے تمام اہلکار اُسپر ہنسنے اور مسکرانے لگے۔ خیر آخر کار راجہ
نے اُسے اجازت دی۔ بڈھے نے کہا کہ مہاراج اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس مورت
کو میں بناؤں تو میری ایک شرط ہے کہ میں اپنے تئیں ایک کمرے میں بند کر کے
یہ کام کرونگا اور اکیس دن تک کوئی اُس کمرے میں نہ آوے۔ راجہ اس بات پر
بھی راضی ہوا۔ اور بڈھا ایک کمرہ میں دروازہ بند کر کے نیم کی لکڑی سے مورت
گڑھنے لگا۔ پندرھویں دن ایسا ہوا کہ رانی کے کہنے سے راجہ بے صبر ہو کر اپنی
شرط کے خلاف دروازہ توڑ کمرے میں جا گھسا۔ راجہ کے گھستے ہی کاریگر تین ناتمام
مورتوں کو چھوڑ کر غائب ہو گیا اب راجہ نے سمجھا کہ یہ کاریگر خود لبشوا کرما تھا۔

سو وہ بہت افسوس کرنے لگا اور آخر کار اُنھی ٹنجی اور ٹوٹی مورتوں کو لیکر ایک مندر میں رکھا۔ ان مورتوں میں سے ایک جگناتھ کی دوسرے اُسکے بھائی بل بھدر یا بلرام کی اور تیسری اُسکی بہن سوبھدرا کی جو ارجن کی جورو تھی ہوئی +

کہتے ہیں کہ جگن ناتھ کا موجودہ مندر راجہ انتک بھیم دیو نے ۱۱۹۸ء میں تعمیر کیا۔ جو ہگلی سے لیکر گوداوری تک تمام سر زمین پر راج کرتا تھا +

کہتے ہیں کہ اس راجہ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں ایک برہمن کو مار ڈالا تھا جس پاپ سے چھوٹنے کے لئے اُس کو بڑے بڑے پرایشچت کرنے پڑے جگناتھ کا مندر سمندر کے قریب ایک میل دور ایک چھوٹی سی پہاڑی پر واقع ہی جو کہ نیلگری یعنی نیلا پہاڑ کہلاتا ہی۔ مندر چار حصوں میں منقسم ہی۔ اول بھوگ مندر یہاں پر جگناتھ کے لئے تمام کھانا رکھا جاتا ہی۔ دویم ناٹ مندر یہاں پر جگناتھ کی طبیعت بہلانے کے لئے ناچ گیت وغیرہ ہوتے ہیں ناچنے والیاں اکثر بیسوا ہوتی ہیں جو مندر ہی سے پرورش پاتی ہیں۔ سوم جگن موہن مندر یہاں پر کھڑے ہو کر جاتری لوگ جگن ناتھ کا درشن کرتے ہیں۔ چہارم دیول یہاں پر جگن ناتھ جی خود براجمان ہیں۔ یہاں پر ہر ایک کو داخل ہونے کی اجازت نہیں ہی صرف وہی داخل ہو سکتے ہیں جو بہت روپیہ دے سکتے ہیں یوں اس مندر میں داخل ہونے کے لئے پوجاری لوگ پانچسو سے لیکر پانچہزار روپیہ تک جیسے موقع لگتا لیتے ہیں۔ اس مندر میں سخت اندھیرا ہی اسلئے بغیر بتی کے وہاں پر کچھ نظر نہیں آتا ہی وہاں نہایت دھیمی روشنی رکھی جاتی ہی اس لئے جب باہر کی چمکیلی روشنی سے جاتری لوگ اندر آتے ہیں تو پہلے کچھ بھی نظر نہیں پڑتا ہی تھوڑی دیر کے بعد آنکھ جب اُس اندھیرے کو برداشت کر لیتی ہی تو دھیمی روشنی سے جگناتھ کی

مورت نظر آتی ہی۔ پانڈے لوگ اُن مورکھ جاتریوں کو سمجھاتے ہیں کہ تم سب پاپی ہو اِس لئے پہلے جگنّاتھ جی کا درشن نہیں ملتا ہی پر جگنّاتھ جی کے سامنے کھڑے ہونے سے تھوڑی دیر میں اُس کی کرپا سے تمہارا پاپ کٹ جاتا ہو تب وہ تمہیں درشن دیتے ہیں +

کہتے ہیں کہ جگنّاتھ کے مندر میں سمندر کی آواز نہیں سنائی دیتی اُسکی نسبت کہاوت ہی کہ سمندر کے گرجنے کی آواز سے جگنّاتھ کی بہن سُبھدرا نہایت ڈر گئی تھی یہانتک کہ اُس کے دونوں بازو سُکڑ کر اُسکے پہلو میں گُھس گئے تھے اُس کی یہ حالت دیکھ کر جگنّاتھ نے سمندر کو حکم دیا کہ اُس کی آواز مندر میں نہ آنے پاوے۔ اصل بات تو یہ ہی کہ جگنّاتھ کا مندر چاروں طرف سے اونچی دیواروں سے گھیرا ہوا ہی اور بھر بے شمار جاتری شور و غل مچاتے رہتے ہیں سو مندر میں سمندر کی آواز سُنائی نہیں دیتی ہی۔ جگنّاتھ کے مندر کے آس پاس اور دیوتاؤں کے بھی مندر ہیں جن کے بیان کرنے کی گنجائش نہیں۔ اہل ہنود اکثر وشنو اور لکشمی کی مورتیں اکٹھی رکھتے ہیں اور اِس لئے عموماً وشنو کے مندروں میں لکشمی نرائن۔ سیتا رام۔ یا رادھا کرشن کی جگل مورتیں نظر آتی ہیں۔ پر جگنّاتھ جی اپنی جورو لکشمی کو چھوڑ اپنی بہن سُبھدرا کے ساتھ رہتے ہیں۔ اس لئے اہل ہنود کی بعض کہانیوں میں جگنّاتھ کو بدنام بھی کیا گیا ہی یہاں تک کہ لکشمی اور سُبھدرا میں سخت حسد کا بیان ہی دیکھو گندہ چہ بجے نام ایک اُوڑیا کتاب۔ جگنّاتھ کی پُری میں ذات بچار نہیں ہی ہر ذات کے لوگ ہر ذات کا کھانا کھاتے ہیں اس کا سبب جگنّاتھ جی کا خاص مہاتم نہیں ہی بلکہ جیسا علما گمان کرتے ہیں کہ پیشتر یہاں پر بُدھ مذہب کا بڑا زور

تھا اس سبب سے یہاں پر ذات پانت کے بندھن نے بات زور نہیں پکڑا بعض
علما کا گمان یہ بھی ہے کہ پہلے یہ ایک بدھ تیرتھ تھا جسے اب ہندوؤں نے ہندو
تیرتھ بنالیا +

ذات بچار نہ ہونے سے جاتریوں کے لئے اپنا اپنا کھانا پکانا روا نہیں
جگناتھ کی رسوئی میں پوری کا تمام کھانا پکتا ہے۔ جو جگناتھ کو چڑھایا جاتا اور
یوں مہا پرشاد کہلاتا ہے۔ جاتری لوگ جب تک پوری میں رہتے ہیں تب تک
مہا پرشاد خرید کرکے گذارا کرتے ہیں۔ مہا پرشاد کے رسوئے اکثر نیچ ذات کے لوگ
ہوتے ہیں پر مہا پرشاد کا ہر ایک دانہ اس قدر پاک ہے کہ اگر اُس کا ایک دانہ بھی
کوئی کھالے تو وہ کیسا ہی پاپی کیوں نہ ہو اُس کا تمام پاپ جاتا رہتا ہے۔ سو پوری
کے بازار میں سڑا ہوا بھات بھی مہا پرشاد کے نام سے بک جاتا ہے۔ مہا پرشاد کا بھات
سوکھا بھی بیچتے ہیں جسے جاتری لوگ خرید کرکے اپنے عزیزوں کے لئے اپنے دیش
کو لے آتے ہیں +

جگناتھ کی مختلف خدمت کے لئے مختلف اشخاص مقرر ہیں۔ مثلاً ایک آدمی
اُس کو سُلاتا ہے ایک اُس کو جگاتا ہے ایک اُس کو مُنہ دھونے کے لئے پانی اور
دتون دیتا ہے۔ ایک اُسکو کھانا کھلاتا ہے اور ایک اُس کو پانی دیتا ہے۔ ایک دھوبی
اُس کے کپڑے دھونے کے لئے خاص مقرر ہے۔ ایک آدمی اُس کے کپڑوں
کو گن کر رکھتا ہے۔ ایک آدمی اُس کی چھتری پکڑتا ہے۔ ایک آدمی اُس کو اُسکی
پوجا کا وقت بتاتا ہے وغیرہ۔ ماسوائے ان کے قریب چار سو خاندان ہیں
جو اُسکے رسوئے کا کام کرتے ہیں۔ جگناتھ کی دل جوئی کے لئے قریب ایک سو
بیس ناچنے والی نوجوان عورتیں ہیں۔ اُس کے پوجاری تو کئی ہزار ہیں جنہیں سے

بعض بہت مالدار ہیں +

جگنّاتھ جی مختلف اوقات میں مختلف بھیش پہنتے ہیں مثلاً (۱) منگل آرتی بھیش جب جگنّاتھ جی پلنگ سے اُٹھتے ہیں تب پہنتے ہیں (۲) ابکاش بھیش صبح کو جب کوئی خاص کام نہیں رہتا۔ (۳) پرہر بھیش دوپہر کے قریب پہنتے ہیں۔ (۴) چندن لگی بھیش جب صندل لگایا جاتا ہے۔ (۵) بعد سنگار بھیش پچھلے پہر سنگار کے بعد پہنتے ہیں۔ اسی بھیش میں جگنّاتھ جی دربار کرتے ہیں (۶) سندھیا بھیش شام کے آرتی کے وقت پہنتے ہیں۔ علاوہ ان روزمرہ کے بھیشوں کے خاص خاص تیوہار کے موقع پر خاص خاص بھیش میں ظاہر ہوتے ہیں +

جگنّاتھ جی کے کھانے کے لئے مختلف وقت مقرر ہیں جن میں سے چار مشہور ہیں۔ (۱) سکال بھوگ یعنے چھوٹی حاضری (۲) دوپہر بھوگ یعنے حاضری اہل ہنود کا دوپہر کا کھانا سب سے بڑا ہوتا ہے۔ سو اُس وقت دیوتوں کو بھی سب سے بڑا بھوگ چڑھایا جاتا ہے (۳) بعد سنگار بھوگ۔ یعنے پچھلے پہر کی ٹفن (۴) سندھیا بھوگ۔ یعنے شام کا کھانا جو نہایت ہلکا ہوتا ہے ہر بھوگ کے وقت دروازے بند کئے جاتے ہیں اور باجے بجتے ہیں +

جگنّاتھ جی کے تیوہار بہت ہیں جن میں سے اسنان جاترا اور رتھ جاترا سب سے زیادہ مشہور ہیں۔ اور انہیں دنوں میں جاتریوں کا شمار بھی نہایت بڑھ جاتا ہے۔ مندر کے باہر کے صحن میں ایک چبوترا بنا ہوا ہے۔ جگنّاتھ جی اپنے بھائی اور بہن کے ساتھ وہاں نہانے کو جاتے ہیں اسی کا نام اسنان جاترا ہے۔ اس وقت اُن کے سر پر گھڑے کے گھڑے پانی ڈالتے اور منتر پڑھتے جاتے ہیں۔ اسنان کے بعد تینوں مورتوں کو ایک کمرے میں لاکے سُلا دیتے ہیں اور

کہتے ہیں کہ ٹھنڈے پانی سے نہانے سے اُن کو بخار اور زکام ہوگیا ہو۔ سو پندرہ دن تک وے بیماری کے بستر پر پڑے رہتے ہیں۔ اُن دنوں میں کسی کو اُن کا درشن نہیں ملتا ہو۔ پر اگر کوئی چاہے تو اُن کے علاج کے لئے اُس وقت کچھ نقدی چڑھا کر پُن حاصل کر سکتا ہو۔

اسنان جاترا کے تھوڑی مدّت بعد رتھ جاترا ہوتی ہی یہ تیوہار اکثر اساڑھ کے مہینے میں پڑتا ہو۔ جگنّاتھ۔ بلرام۔ سُبھدرا۔ تینوں کو بیش قیمت زیورات سے آراستہ کرکے تین مختلف رتھوں پر سوا کرتے ہیں۔ اس وقت ان رتھوں کو کھینچنے کے لئے مقرری لوگوں کے علاوہ جاتریوں کا ہجوم ہوتا ہو۔ ہر ایک کی تمنا یہ ہوتی ہو کہ کسی طرح سے ایک دفعہ بھی جگنّاتھ کی رتھ کی رسی چھونے کا موقع مل جائے سو اُس بڑی بھیڑ میں پہلے زمانہ میں بے شمار لوگ دوسروں کے پاؤں کے نیچے دبکر مارے جاتے تھے اب سرکار کے انتظام سے اس قدر خون نہیں ہوتا ہو ان رتھوں پر ایسی ایسی فحش تصویریں کھینچی ہوئی ہیں کہ جنکی طرف نظر کرنا نہایت شرمناک ہو۔ کہتے ہیں کہ جگنّاتھ کے مندر میں بھی اس قسم کی تصویریں کندہ کی ہوئی ہیں۔ جگنّاتھ کی رتھ کے نمونے پر بنگال میں بھی رتھ جاترا ہوتی ہو۔ اور ہم اپنی آنکھوں سے اُن بیہودہ تصویروں کو دیکھ شرمندہ ہوئے ہیں تعزیرات ہند کے ۲۹۲ دفعہ کے مطابق ایسی تصویر کھینچنا یا کسی کو دکھانا سخت جرم ہو۔ اگرچہ چند باتوں کے لحاظ سے سرکار نے رتھ وغیرہ دینی معاملات میں ان تصویروں کو رکھنے کی اجازت دی تاہم ان تصویروں سے صاف ظاہر ہوتا ہو کہ بت پرستی سے اہل ہنود کے اخلاق کہاں تک پلید ہو گئے۔ رتھ جاترا میں نہ صرف بیہودہ تصویریں ہوتی ہیں بلکہ وہاں نہایت فحش کلام سے لوگ

اپنی دلی خوشی کا اظہار کرتے ہیں پھر اُس موقعہ پر جاتریوں میں فیصدی نوسے
تو عورتیں ہوتی ہیں۔ اب ناظرین بخوبی معلوم کر سکتے ہیں کہ اُس بدنظارہ
بدکلمات اور دھکم دھکا میں کونسا گناہ باقی رہجاتا ہے۔ رتھیں جب منزل مقصود
کو پہنچ جاتی ہیں تو مورتوں کو ایک مکان میں لے رکھتے ہیں یوں بیماری کے
بعد اُن کی ہوا کا تبادلہ ہوتا ہے۔ اس کے ایک ہفتہ بعد اُلٹی رتھ جاترا ہوتی ہے
اور مورتوں کو لیکر رتھیں جس راہ سے گئی تھیں اُسی راہ سے لوٹ آتی ہیں۔ اب
ہم جگناتھ کا بیان ختم کرتے ہیں افسوس یہ ہے کہ اہل ہنود ایسی بدشکل نیم کی
لکڑی کو جگن ناتھ یعنی خلقت کا مالک تصور کرتے اور اُس کے لئے بیہودہ رسم
ورسوم کو مانتے ہیں۔ پر خلقت کے حقیقی مالک نہایت پاک اور بے عیب خداوند
یسوع مسیح کو رد کرتے ہیں +

(۲) دوارکا اس کا ذکر سات پوریوں کے بیان میں ہو چکا ہے +

(۳) بدری ناتھ چار دھام کا تیسرا دھام بدری ناتھ ہے۔ اسکو بدری نارائن
بھی کہتے ہیں یہ تیرتھ کوہ ہمالیہ میں واقع ہے اور ۸ یا ۹ مہینے
برف سے ڈھنپا رہتا ہے۔ ٹہری۔ گڑھوال کے راجہ صاحب یہاں کے مندر کے
نگہبان ہیں ہر سال بیساکھ کے مہینے میں ان کی طرف سے ایک اہلکار بھیجا جاتا
ہے جو مندر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ سو محض گرمی اور برسات کے موسم میں جاتری
لوگ بدری نارائن کا درشن پاتے ہیں اکثر جاتری ہردوار ہو کر بدری نارائن کو
جاتے ہیں راستہ میں پانچ پہاڑی پریاگ جن کا ذکر پیشتر ہوا ملتے ہیں۔ پہاڑ اور
ندیوں کا نظارہ نہایت خوبصورت اور دلکش ہے۔ پر لوگوں نے انھیں خوبصورت

جگہوں میں خلقت کے خالق کو چھوڑ مخلوق کی پرستش کی۔ اس تیرتھ کا حقیقی نام بدری کا اشرم ہو سکتے ہیں کہ ویدانت درشن کا بانی مہابھارت اور مختلف پرانوں کا مصنّف اور وید کا مرتب بیاس رشی یہاں رہتا تھا اور اس لئے اُس کا ایک لقب بدراین ہوا۔ مندر میں نارایَن یعنے وشنو کی مورت ہو کہتے ہیں کہ یہ مورت ایک ندی میں پڑی ہوئی تھی جسے شنکر اچاریہ نے اُٹھا کر یہاں پر قائم کیا۔ بدری کی اشرم میں قائم ہونے کے سبب سے اس دیوتا کا نام بدری نارائن ہوا یا بدری ناتھ۔ نارائن جی بیش قیمت زیورات سے آراستہ ہیں۔ بھادوں کے مہینے میں جب مندر بند کرتے تو مندر میں نارائن جی کے لئے ایک بتی جلا کر اور ۹ مہینے کا بھوگ رکھکر دروازہ بند کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جب بیساکھ کے مہینے میں دروازہ کھولا جاتا ہو تو وہ بتی ویسی ہی جلتی ہوئی نظر آتی ہو اور کھانا بھی جیسے کا تیسا ملتا ہی کچھ بگڑتا یا سڑتا نہیں ہو۔ اس کو نارائن جی کا ایک معجزہ قرار دیتے ہیں۔ اصل بات تو یہ ہو کہ دروازہ کھولتے پجاریوں کے ساتھ جو دو چار جاتری آتے ہیں وہ بدری نارائن کے بیش قیمت چمکیلے زیورات کی چمک کو بتی کی روشنی خیال کرتے ہیں اور برف میں رکھنے سے کھانا بھی سڑتا نہیں ہو۔ مندر کے قریب ایک گرم پانی کا چشمہ ہو جسکو پاک سمجھ کر جاتری لوگ اس میں اسنان کرتے ہیں +

(۴) رامیشور

چوتھا دھام رامیشور ہو اس کو سیتو بندھ رامیشور بھی کہتے ہیں سیتو کے معنے پُل ہیں کہتے ہیں کہ اسی جگہ پر رام کی فوج نے پُل بنا کر سمندر کو عبور کیا تھا۔ کہتے ہیں کہ اُس وقت رام نے یہاں شیولنگ قائم کرکے اُس کی پوجا کی تھی جو اب تک موجود ہو لنکا سے واپس آتے وقت سمندر کی درخواست اور منت سے رام نے پُل تڑوا دیا۔ حقیقت میں رامیشور

خلیج منار کا ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ جو چھ میل کے فاصلے پر سمندر میں واقع ہے
یہاں پر بہت جاتری آتے اور شولنگ پر گنگا جل چڑھاتے ہیں +

چند مشہور شولنگ

(۱) سومناتھ۔ کاٹھیاوار میں محمود غزنوی نے اُسے توڑا تھا +

(۲) ملیکارجن۔ سری سیلہ۔ نام پہاڑ پر جو کرناٹک میں واقع ہے +

(۳) مہاکال۔ یا مہاکالیشور۔ اُجین میں +

(۴) اونکار۔ نربدا ندی میں ایک جزیرے پر +

(۵) کیدار ناتھ۔ ہمالیہ میں بدری ناتھ کے سلسلے میں +

(۶) بھیم شنکر۔ پونا کے قریب بھیما ندی کے چشمے کے پاس +

(۷) بشوناتھ۔ یا بشویشور کاشی میں اسکا بیان اوپر ہو چکا +

(۸) تریمبک ناتھ۔ ناسک کے قریب گوداوری کے کنارے پر +

(۹) ویدناتھ یا بیجناتھ۔ صوبہ بنگال میں اس جگہ کو دیوگھر بھی کہتے ہیں +

(۱۰) ناگ ناتھ۔ یا ناگیشور۔ نظام کی ریاست میں +

(۱۱) رامناتھ یا رامیشور۔ اس کا بیان اوپر دیکھو +

(۱۲) گرش نیشور۔ الورا میں اورنگ آباد کے قریب +

(۱۳) امرناتھ۔ کشمیر میں +

(۱۴) پشوپتی ناتھ۔ نیپال میں +

پنچ سرودر یعنے پانچ مشہور تالاب (۱) نارائن سرودر کچھ میں +

(۲) پشکر سرودر۔ اجمیر میں اس کے کنارے پر برہما کا مندر ہے +

(۳) بندو سرور۔ سدھ پور میں احمد آباد سے ٦٠ میل کے فاصلے پر +

(۴) پمپا سرور۔ کرناٹک میں +

(۵) مانس سرور۔ یا مان تالاب تبت میں +

بدری ناتھ کے درشن کے بعد بعض سادھو مان تالاب دیکھنے کے لئے جاتے ہیں +

چار دیوی ستھان

(۱) مہالکشمی کولاپور میں +

(۲) بھوانی۔ شولاپور کے قریب +

(۳) رینوکا۔ ماتاپور میں +

(۴) جوگیشوری۔ احمد نگر سے ٨٠ میل کے فاصلہ پر +

چار مٹھ

جہاں پر فقیروں کی خاص گدی ہوتی ہو اُس کو مٹھ کہتے ہیں۔ شنکراچاریہ نے ذیل کے چار مشہور مٹھ قائم کئے +

(۱) شاردا مٹھ۔ گومتی دوارکا میں +

(۲) سرنگ گری مٹھ۔ میسور کے قریب +

(۳) جوتر مٹھ۔ یا جوشی مٹھ بدری ناتھ کے قریب +

(۴) بردھن مٹھ۔ پوری میں +

اکیاون پیٹھ

دکش کے جگ میں شو کی شکتی کے جان بحق ہونے سے شو اُس کی لاش اُٹھا کر پھرتا رہا۔ وشنو نے اپنے چکر سے اُس لاش کو کاٹ ڈالا جو اکیاون ٹکڑے ہو کر ہندوستان کے مختلف حصوں میں گر پڑے اُن جگہوں کو پیٹھ ستھان کہتے ہیں جن میں

... اصول پر غالب
اداس کے نتائج (یعنی دوزخ) سے چھٹکا...
(۹) بدھ کا نروان اپنے وجود کو نیست کر...

سے ذیل کے چار مقام بہت مشہور ہیں :-

۱- جوالا مکھی

پنجاب میں یہ تیرتھ نہایت مشہور ہے۔ اس میں آگ کے شعلے نکلتے ہیں جن کو دیوی کی زبان سمجھتے ہیں۔ اور دیوی کو خوش کرنے کے لئے بعضے اپنی زبان کاٹ کر یہاں پر دیوی چڑھا دیتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ اس کے نیچے ایک آتشی پہاڑ ہے۔ جس کے مُنہ سے آگ کے شعلے نکلتے ہیں مورکھ لوگ اس بات کو سمجھتے نہیں اور یوں اس چھپے ہوئے آتشی پہاڑ کے شعلوں کو پوجتے ہیں ۔

۲- کام روپ

یہ تیرتھ آسام میں گوہاٹی شہر کے قریب ایک پہاڑ پر واقع ہے۔ دو مرتبہ ہم کو یہاں جانے کا موقع ہوا کا ماکھیا کے مندر کے اندر سخت اندھیرا ہے۔ ایک پوجاری بتی جلا کر ہم کو اندر لے گیا جس کو دیوی کی جونی کہتے ہیں وہ حقیقتاً ایک چھوٹا سا چشمہ ہے۔ جس پر اندھیرا مندر بنایا گیا تاکہ لوگوں کو حقیقی حال نہ معلوم ہو سکے ہندوؤں کی عام کہاوت ہے کہ کام روپ میں نا ستی ناری پتی برتا یعنی پاک دامن عورت نہیں ہے۔ پر اس امر میں ہم نے جہاں تک تحقیقات کی تیرتھوں میں عنقریب ہر جگہ ایک ہی حال ہے جہاں بُت پرستی کی زیادتی ہے وہاں بد اخلاقی کی بھی بڑھتی نظر آتی ہے کام روپ کی نسبت لوگوں کا ایک اور خیال یہ ہے کہ یہاں جادو کا بہت زور ہے اور یہاں کی عورتیں جادو کے زور سے پردیسی مردوں کو بھیڑ بنا کر رکھتی ہیں۔ ہم نے کام روپ میں کوئی جادو نہیں دیکھا پر اتنا تو معلوم کیا کہ وہاں کی عورتیں کسی قدر حسین ہیں اور اس سبب سے بعض بنگالی بابو جو نوکری کی خاطر وہاں بستے ہیں

اپنے گھر میں کام روپی عورتیں بھی رکھتے ہیں اور اس جرم میں نہ صرف بنگالی بلکہ آسام کے بعض انگریز بھی مبتلا ہیں ؛

۳۔ کالی گھاٹ کلکتہ کی دکھن میں واقع ہے یہاں ایک کالی کا مندر ہے جہاں بے شمار بکرے بلدان کئے جاتے ہیں بنگالی لوگ اس تیرتھ کو بہت مانتے ہیں ؛

۴۔ کروکشیتر یہ پنجاب میں تھانیسر کے قریب واقع ہے۔ اگرچہ اکیاون پیٹھ کا ایک پیٹھ ہے تاہم یہ کورو اور پانڈوں کی لڑائی کے لئے زیادہ مشہور ہے۔ یہاں ایک مندر میں پانچ پانڈوں کی مورتیں مع ان کی استری دروپدی کی مورت اُن سے ذرا فاصلے پر کرشن کی مورت کے بائیں طرف رکھی گئی۔ اس کا سبب یہ ہے کہ علاوہ پانچ پانڈوں کے کرشن بھی دروپدی کا ایک شوہر تھا اور اس وجہ سے اس کا ایک نام کرشنا ہے کروکشیتر میں ایک بڑا تالاب ہے بے شمار جاتری اس تالاب میں نہاکر خصوصاً سورج گرہن کے ایام میں اپنے اپنے پاپ دھوتے ہیں اکثر یہ تالاب سوکھ جاتا ہے اور جاتری لوگ پانی کے بالعوض بعض اوقات اس تالاب کے کیچڑ ہی کو بدن پر مل کر نہانے کا پھل حاصل کرتے ہیں۔ تالاب میں قدرتی پانی نہ ہونے سے میلے کے دنوں میں یہاں کے برہمن لوگ راجباہا کھول کر سرکاری نہر سے پانی لاکر اُسے بھرتے ہیں ؛

چند متفرق تیرتھ (۱) گیا۔ پہلے یہ بدھ تیرتھ تھا اب یہ ہندو تیرتھ بن گیا کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد اگر کوئی بھوت ہو جاوے تو گیا میں جل پنڈ چڑھانے سے وہ فوراً اُدّھار ہو جاتا ہے ؛

۲- چترکوٹ — یہاں پر بھرت رام سے ملا تھا (وشنو کے دس اوتار میں را[م]
اوتار کا بیان دیکھو)

۳- پربھاس — یہاں پر جدو بنس ہلاک ہوا تھا (وشنو کے دس اوتار میں
کرشن اوتار کا بیان دیکھو)

۴- سیتا کنڈ — یہ منگیر سے پانچ میل مشرق میں واقع ہے یہ کنڈ درحقیقت ایک
گرم پانی کا قدرتی چشمہ ہے جو نہ صرف ہندوستان میں بلکہ
اور ملکوں میں بھی پائے جاتے ہیں پر اور ملکوں میں ہندو دیوی دیوتاؤں کا
دور نہیں سو اور ممالک میں ایسے ایسے چشمے تیرتھ کے عہدے تک نہیں پہنچ سکے
پر ہندوستان کی ہر عجیب شے دیوتاؤں سے نسبت رکھتی ہے سو سیتا کنڈ
جیسا گرم پانی کا چشمہ کیوں نہ تیرتھ بنے؟ لہذا کورم پران میں لکھا ہے کہ راون
کو مارنے سے اُس کی روح ہمیشہ رام کے سامنے ظاہر ہو کر اُس کو ڈراتی رہی
کیونکہ راون اگرچہ راکشش تھا تاہم ایک برہمن کا بیٹا تھا سو اس برہمن کی
ہتیا کرنے کے پاپ سے چھٹکارا پانے کے لئے رام اپنی بی بی سیتا اور بھائیوں
کے ساتھ مختلف تیرتھوں میں اسنان کرتا رہا پر کہیں بھی اُس کا پاپ نہ چھوٹا
آخر کار اُس نے کشٹ ہارینی نام ایک گھاٹ میں نہا کر دیوتاؤں کی پوجا
کرنے سے دیوتاؤں نے اُس کے اور اُس کے بھائیوں کے پاپ چھما کئے
پر سیتا کے پاپ نہیں چھما ہوئے کیونکہ راون کے گھر میں رہی - سو اگرچہ
لنکا میں ایک مرتبہ سیتا کی آزمایش بذریعہ آگ کے ہو چکی تھی تاہم اپنی
پاکدامنی ثابت کرنے کے لئے اُس کو دوبارہ آگ میں داخل ہونا پڑا - دو
مدت تک آگ میں رہنے کے بعد بے داغ وہاں سے نکل آئی دیوتاؤں نے

دیکھ کر اُس کے چال چلن کو پاک جان کر اُس پر پھول برسائے فوراً اُس جلتی ہوئی آگ میں سے ایک پانی کا چشمہ پھوٹ کر نکل آیا۔ آگ میں سے نکلنے کے سبب سے چشمے کا پانی گرم ہوا جو ابتک گرم ہے یوں اس چشمے کا نام سیتا کنڈ ہوا ہر سال رام نومی کے موقع پر یہاں ایک بڑا میلہ ہوتا ہے (یہ بیان رامائن کے بیان سے نرالا ہے)۔

۵۔ ناسک گوداوری کے کنارہ پر واقع ہے کہتے ہیں کہ یہاں پر سروپ نکھا کی ناک اور کان کاٹے گئے۔

تیرتھ کس طرح بنتے ہیں علاوہ ان تیرتھوں کے اور بھی تیرتھ ہیں جنکے بیان کرنے کی گنجائش نہیں ہے ہر ایک سادھو یا بھگت کا جنم ستھان یا تپسیا ستھان تیرتھ ہے زمانہ حال میں بھی کتنے چھوٹے موٹے تیرتھ بن گئے۔ کوئی سادھو کسی جگہ پر آکر پہلے دھونی لگا بیٹھ جاتا ہے۔ دو چار آدمی اُس کے پاس آتے جاتے اور سُلفا پیتے اور دنیا کی بیکار باتیں کرتے رہتے ہیں تھوڑے دن بعد سادھو جی ایک چھوٹی سی جھونپڑی ڈال لیتا اور اِدھر اُدھر دو چار درخت لگاتا۔ رفتہ رفتہ ایک پتھر کسی درخت کے نیچے ٹھاکر کے قائم ہوتا۔ رفتہ رفتہ کوئی سیٹھ ساہوکار اس دیوتا کے لئے ایک مندر بنا دیتا۔ رفتہ رفتہ چاروں طرف اُس دیوتا اور سادھو کا مہاتم یا قدرت کا چرچا پھیلتا اب مختلف اطراف سے لوگوں کا آنا شروع ہوتا سادھو کے مرنے کے بعد اُس کے چیلے اُس جگہ کا مہاتم اور بھی پھیلاتے ہیں یہ دو پشت میں وہ ایک مشہور تیرتھ بن جاتا ہے۔ جاتریوں کی بھیڑ ہونے لگتی اور اُن کے پجاریوں کی بخوبی پرورش ہوتی ہے سو ہندوستان

تو اب تیرتھوں سے بھر گیا۔ ایسی جگہ نہیں جس کے دو چار میل کے اندر کوئی چھوٹا تیرتھ نہ ہو۔ لوگ اپنے وطن کے اُن چھوٹے تیرتھوں سے خوشش نہیں ہوتے بلکہ زیادہ پُن کمانے کی غرض سے دُور دُور کے تیرتھوں میں دَوڑتے ہیں ۔

تیرتھوں کی نسبت چند باتیں

(۱) ایشور کو ہندو لوگ سرب بیاپی یعنی ہر جگہ حاضر و ناظر مانتے ہیں اگر یہ بات سچ ہے تو تیرتھوں میں ایشور کی کوئی خاص حضوری نہیں ہے۔ پس اپنے گھر ہی میں بیٹھ کر انسان ایشور کا دھیان کر سکتے ہیں اُس کے لئے کسی تیرتھ میں جانے کی ضرورت نہیں ہے ۔

(۲) پاپ من کا میل ہے۔ تیرتھ کے پانی میں ایسی تاثیر نہیں جس سے انسان کے من کا میل کٹ سکتا ہے۔ اگر تیرتھ میں نہانے سے دل پاک ہوتا تو تیرتھوں کے رہنے والے سب کے سب نیک اوصاف ہوتے۔ لیکن برعکس اس کے تیرتھوں میں اور جگہوں کی نسبت زیادہ پاپ نظر آتا ہے۔ ہم کو ایسے ایسے سادھوں جنھوں نے بہت تیرتھوں میں سیر کی اور ہم خود بھی بہت جگہ گئے اُن کے بیانات سے اور ہمارے اپنے تجربہ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایسا کوئی پاپ نہیں جو تیرتھوں میں نہ ہوتا ہو جب کہ تیرتھوں کا یہ حال ہے تو اپنے پاپوں کا بوجھ اُتارنے کے لئے تیرتھوں میں کیوں جاتے ہو ؟

(۳) تیرتھوں میں عورتوں کی عزت نہیں رہتی تیرتھوں میں ایسے ایسے بدمعاش ہوتے ہیں جو عورتوں کو بے عزت کرنے کے لئے ہمیشہ گھات لگائے بیٹھے

کرتے ہیں بعض اوقات دیوتوں کے مندر میں بھی زناکاری ہوتی ہو اکثر
مندروں میں جیسا اندھیرا ہوتا ہو وہاں اس قسم کے جرم کا ہونا کچھ ناممکن نہیں
چنانچہ ہم نے ایک سوامی جی سے کسی مشہور مندر کے حق میں سنا کہ وہاں زناکاری
پکڑی گئی +

(۴) تیرتھوں میں اکثر ہیضہ وغیرہ وبا پھیلتے ہیں۔ سو تیرتھوں میں جانے
کا بڑا خطرہ ہو۔ ان دنوں میں طاعون کی بیماری کے پھیلنے سے یہ خطرہ اور بھی
زیادہ ہوگیا۔ اکثر ریل گاڑیوں میں بہ سبب ہجوم ہونے کے ایک کی بیماری
دوسرے کو لگ جاتی ہو۔ سفر میں اکثر سڑی ہوئی پوری کچوری کھانا پڑتی
ہی جو تندرستی کے لئے نہایت مضر ہو۔ بعض تیرتھوں کا پانی بہت گندا ہوتا ہو
اس گندے پانی میں نہانے سے بھی لوگ بیمار پڑتے ہیں۔ اور بھی بہت
وجہیں ہیں جن کے سبب سے تیرتھوں میں وبا پھیلتی ہو پس تندرستی کی خاطر
بھی تیرتھوں میں جانا مناسب نہیں ہو +

(۵) تیرتھ کے سفر میں بے عزتی بھی کم نہیں ہوتی ہو اپنے وطن میں جو
چوڑھے کے سایہ سے پرہیز کرتے ہیں وہی تیرتھ کے جاترا میں ریل کے اسٹیشن
پر چوڑھے کی چھاڑو کا حظ اٹھاتے ہیں ٹکٹ والا بابو اُن کو گالیاں دیتا اور
سپاہی دھکا مارتے ہیں گھر کی بہو بیٹی بھی بے آبرو ہوتی ہیں سو کیوں اسقدر
بےغیرتی اُٹھاتے ہو +

(۶) تیرتھوں کی خاطر اپنے روپیوں کو برباد کرنا نامناسب ہو اگر گھر میں
رہو اور اُن روپیوں سے اپنے بال بچوں کو پالو یا کوئی اور نیک کام کرو
تو اس سے تمہارا زیادہ پن ہوگا۔ تیرتھ جا کر ناحق بے کار اور بد اخلاق بہمنو

کو روپیہ دینا اور موٹے موٹے سادھوؤں کو کھلانا یا خواہ مخواہ ریل پر روپیہ
برباد کرنا انسانی عقل کے خلاف بات ہی اگر دولت زیادہ ہو تو شفاخانہ
غریب خانہ مدرسہ وغیرہ میں خرچ کرو یا کال اور وبا سے ستائے ہوؤں
کی مدد کرو بیواؤں اور یتیموں کی پرورش کرو اپنی دولت تیرتھ
میں مت پھینکو ۔

(۷) خداوند یسوع مسیح پر ایمان لانے سے اپنے پاپ دھونے کے
لئے تیرتھ میں جانا نہیں پڑتا وہ ہمارا مکتی داتا ہی اُس پر بھروسہ رکھو
تو اپنے گھر میں بیٹھکر پاپوں سے چھٹکارا پاؤ گے اگر آپ مسیح خداوند کا
حال جاننا چاہتے ہو تو انجیل میں پڑھو ۔

فہرست کتب سی۔ایل۔ایس لودیانہ

۱۔ تعلیم کا مقصد

۱۔ انجیل کی کہانیاں۔ مبتدی بچوں کیلئے پہلے سال کا نصاب۔ ۶/

۲۔ انجیل کی کہانیاں۔ مبتدی بچوں کیلئے دوسرے سال کا نصاب ۸/

۳۔ پرانے عہدنامہ کی کہانیاں طلباء کیلئے۔ ۳/

۴۔ ″ ″ مدرسین کیلئے۔ ۴/

۵۔ بیبل کی کہانیاں بچوں کیلئے معہ تصویر۔ ۶/

۶۔ اُردو کی پہلی کتاب۔ ۱/

۷۔ ″ دوسری کتاب۔ ۲/

۸۔ جغرافیہ بائیبل۔ ۶/

۹۔ تعلیم مسیح۔ ۴/و۸/و۱۲/

۱۰۔ ہدایت تیمارداری۔ عصہ/

۱۱۔ جسمانی صحت۔ ۴/

۱۲۔ پنجابی قاعدہ۔ ۳ پائی

۱۳۔ ″ کی پہلی کتاب۔ ۲/

۱۴۔ ″ کی دوسری کتاب۔ ۳/

۱۵۔ ناگی زائغ رومن ہندو ۸/ فارسی اُردو ۴/

۱۶۔ ویدوں کی شناسنگی رومن اُردو ۸/

۱۷۔ ذات وچار ″ ۲/

۱۸۔ ویدک تصنیفات ۱۰/

۱۹۔ وشنو کے دس اوتار رومن اُردو ۲/

۲۰۔ رشیوں کا آبائی وطن۔ ۲/

۲۱۔ سمپردائے۔ اردو۔ رومن۔ ۵/

۲۔ سلسلہ اصلاح

۲۲۔ شادی۔ ۱/

۲۳۔ اصلاح اخلاق۔ ۳/

۲۴۔ ″ تمدّن۔ ۳/

۲۵۔ ″ زراعت۔ ۱/

۲۶۔ ″ صنعت ودستکاری۔ ۲/

۲۷۔ ″ حفظان صحت۔ ۶ پائی

۲۸۔ ہند میں قومیت۔ ۱/

۲۹۔ بچوں کی پرورش۔ ۶ پائی

۳ - اہل اسلام

- ۳۰ - اسلام یا مسیح - ۱۰/
- ۳۱ - خدا اسلام - ۲/
- ۳۲ - ینابیع الاسلام - ۳/
- ۳۳ - کفارہ - ۱۰/
- ۳۴ - انجیل برنباس - ۱۰/
- ۳۵ - انجیل یا قرآن ۵/

۴ - اہل ہنود

- ۳۶ - ویدوں کی ازلیت - ۳/
- ۳۷ - تیوہار ہنود - ۱/
- ۳۸ - تیرتھ - ۱/
- ۳۹ - ویدوں کی اصل - ۱۰/
- ۴۰ - دو سوال - ۲/

۵ - جوانوں کیلئے عجیب کہانیاں

- ۴۱ - قصہ رامپال سنگھ - ۰
- ۴۲ - تلاش حق ۵
- ۴۳ - عزت بیمثال - ۵/۰۰
- ۴۴ - دولت لازوال - ۵/۰۰/
- ۴۵ - وکیل کا قصہ رومن ۶/
- ۴۶ - سورج پرکاش - ۴/۶/۸
- ۴۷ - چندرا لیلا - ۲/
- ۴۸ - قصہ جپان - ۶/۰۱
- ۴۹ - شریف بیبیاں - ۶/۰۱
- ۵۰ سیر ہند ۰/وعہ
- ۵۱ - جنرل کارفیلڈ - ۳
- ۵۲ - کشف الحقائق - ۳
- ۵۳ - وی - لیبریٹری بھٹا - ۱